بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

* وفاق المدارس کا دارالعلوم میں اجتماع
* قادیانی ترمیم
عورتوں کا مظاہرہ

نقش آغاز

۲۷-۲۸-۲۹ مارچ کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ
کے اجلاس منعقد ہوئے۔ اس تنظیم سے پاکستان کے دیوبندی مکتب فکر کے تقریباً ایک ہزار مدارس و جامعات وابستہ ہ
جو ان مدارس کے نصاب و نظام تعلیم باہمی ارتباط و تنظیم ترقی و بقا اور استحکام کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اس وقت
بدقسمتی سے گردش دوراں اور انقلاب احوال کی بناء پر ہمارے علمائے کرام کے اکثر سیاسی و نیم سیاسی تنظیمیں افتراق و
انتشار کا شکار ہو کر رہ گئی ہیں اور اتحاد و یگانگت کا کوئی نکتہ انہیں یکجا نہیں کر سکتا۔ صرف وفاق المدارس
تنظیم ایک ایسی سٹیج رہ گئی ہے جس پر ملکی و سیاسی امور میں طریق کار پر اختلاف رائے طبعی اور فکری رجحانات
کام میں ترجیحات کا الگ الگ نقطۂ نظر رکھنے کے باوجود علماء دیوبند تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ا
جاتے ہیں اور ہم آپس میں مل بیٹھنے کا موقعہ صرف وفاق سے مہیا ہو جاتا ہے۔ دوریاں کم ہو جاتی ہیں اور قرب کے فاصلے سمٹ
ہیں۔ فی الوقت یہ بھی وفاق کی ایک نہایت اہم افادیت ہے اور الحمدللہ کہ وفاق کے موجودہ اجلاس میں یہ افادیت
مؤثر شکل میں سامنے آئی۔ اور اجلاس کے ان تین چار ایام میں دارالعلوم کی فضاؤں میں باہمی الفت و محبت خلوص
کے مظاہر و مناظر کا موسم بہار جیسا سماں رہا۔ دارالعلوم حقانیہ کی اہم مرکزی حیثیت اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ
کا سرپرست ہونے کی وجہ سے اس سال وفاق المدارس کے اکابر نے ایک دور افتادہ بستی اکوڑہ خٹک میں اپنا ا
منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جب کہ اس سے قبل یہ اجلاس ملتان، لاہور یا کراچی جیسے شہروں میں ہوتے ر
کسی قصبہ میں اتنے وسیع اور ہمہ گیر تنظیم کے اجلاس کا پہلا اتفاق تھا جس کی وجہ سے دارالعلوم کے منتظمین او
وسائل آرام و راحت کما حقہ مہیا نہ کر سکنے کی بناء پر متردد تھا۔ مگر جماعت اور مسلک کے احترام میں سر تسلیم خم کر
دارالعلوم کے منتظمین قابل احترام اساتذہ اور مخلص و جفاکش طلبہ نے شب و روز ایک کر کے اجلاس میں م
سے آئے ہوئے سینکڑوں واجب الاحترام علماء اور مشائخ کی میزبانی اور خاطرداری میں کوئی کسر نہ اٹھائی۔ اور ا
مہمانوں کے عمومی تأثرات نہایت قابل اطمینان رہے اور انہوں نے یہاں کے دوران قیام ایک خاص قسم کے ا
اطمینان و مسرت محسوس کرنے کا اظہار کیا۔

۲۷ کو مجلس عاملہ کے اجلاس کتب خانہ کے ہال میں جاری رہے۔ مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس ۲۸ مارچ کو صبح

دارالعلوم کی وسیع مسجد کے ہال میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی بقیۃ السلف مجاہد جلیل مولانا عزیر گل اسیر مالٹا رفیق و تلمیذ حضرت شیخ الہند قدس سرہ تھے جنہوں نے اپنی عام روایات اور مزاج کے برعکس اس ناچیز کی ضد کی حد تک اصرار پر اس اجلاس میں شرکت قبول فرمائی۔ اور ایک مدت بعد اپنی عزلت نشینی کا حصار توڑ کر دارالعلوم تک سفر کی صعوبت برداشت کی۔

اس اجلاس کا ایک عجیب روحانی منظر تھا۔ سٹیج پر اسیر مالٹا مدظلہ کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور صدر وفاق مولانا محمد ادریس میرٹھی جلوہ افروز تھے اور کمال اہل اللہ علماء و صلحاء کی نورانی شخصیتوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ احقر نے مجلس استقبالیہ کے نگران کے طور پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس کے اہم نکات تجاویز اور مخلصانہ ہدایات کو بعد میں تمام اجلاس نے سراہا۔ اسے لوح قلب پر ثبت کرنے پر زور دیا اور ایک ایک حرف آب زر سے لکھنے کا مستحق قرار دیا اور تجویز پیش کی کہ شوریٰ کی اگلی پانچ نشستوں میں غور و فکر بحث و تمحیص کا دائرہ انہی خطوط تک محدود رکھا جائے۔ اجلاس میں کچھ احباب نے اور بعد میں سب نے بااصرار مہمان خصوصی سے ایک آدھ حدیث پڑھ کر اجازت حدیث کی خواہش ظاہر کی۔ مگر اسلاف کی تواضع، عجز و انکسار کے عجیب مناظر سامنے آئے۔ کہ حضرت مہمان خصوصی آخر تک اس خواہش کی تکمیل پر از روئے فنائیت نفس تیار نہ ہو سکے۔ کہ مجھے یہ تصنع سی لگ رہی ہے نہ دل آمادہ ہوتا ہے نہ انشراح خاطر ہے۔ کہ ایسی مصنوعی صورت اختیار کروں۔"

ان حضرات کی دعاؤں پر ایک بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد ۲۹ر کی ظہر تک شب و روز شوریٰ کے اجلاس جاری رہے جن میں شریک منتظمین مدارس و مندوبین نے مدارس کو درپیش مسائل نصاب و نظام تعلیم، سندات کا معادلہ امتحانات اور درجات تعلیم وغیرہ تمام امور پر مفید تجاویز زیر بحث آئیں۔ مدارس میں سرایت کرنے والی خرابیوں اور درس و تدریس اور مطالعہ کو نقصان پہنچانے والے عوامل پر توجہ دلائی گئی۔ الغرض دینی تعلیم کے مروجہ نظام کے ہر پہلو پر باہم مل بیٹھ کر اظہار خیال کا موقعہ اہل علم کو ملا جو ایک بڑی کامیابی ہے۔ اتنے بڑے اور ملک گیر سطح پر علماء کے اجتماع کے موقعہ پر احقر کی شدت سے یہ خواہش تھی کہ افغانستان میں روسی استبداد اور جہاد کے مسئلہ پر حضرات علمائے کرام کو بھرپور توجہ دلائی جائے اور الحمدللہ کہ یہ مقصد اس طرح حاصل ہوا کہ افغان مجاہدین کی اتحادی جماعتوں کے معزز سربراہوں نے ۲۸ر مارچ کو عصر سے مغرب تک کی نشست میں اپنا قلب و جگر چیر کر حاضرین کے سامنے رکھ دیا خود بھی روئے اور علماء کو بھی رلایا اور اس نازک موقعہ پر اہل علم کی توجہات دینی مسئولیت اور فرائض کی طرف موثر انداز میں مبذول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ وفاق کے اس تاریخی اور فقید المثال اجتماع کو دینی تعلیم و تربیت ملک و ملت اور دین متین کے ہر شعبہ کے حق میں مفید سے مفید تر اثرات کا حامل بنا دے۔

بدقسمتی سے ملک میں اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کی رفتار کا معاملہ تو مستقل طور پر اہل درد مسلمانوں کے لئے تشویش و اضطراب کا موجب بنا ہوا ہے کہ اس کے ساتھ بعض واقعات اور اقدامات ان اندیشوں میں اضافہ کر جاتے ہیں قادیانیوں کے بارہ میں ۷۳ء کی متفقہ اور اجتماعی ترمیم کا زیر بحث آجانا (جس کے عوامل کچھ ہی کیوں نہ ہوں) اور ایک طرح اس کا